

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تکبیر

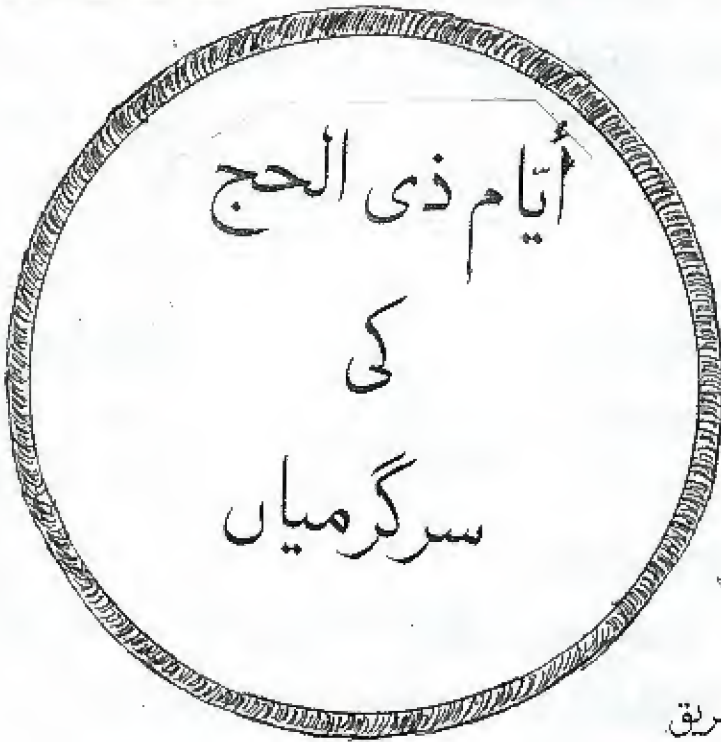
روزہ

عید

قربانی

﴿وَالْفَجْرِ﴾

﴿عَشْرِ﴾



حج
ایام تشریق

وسیم اختر بلال قاسمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ دس دن

"وَالْفَجْرِ وَكَیَّالِ عَشْرِ" قسم ہے فجر کی اور دس رات (دن) کی۔
اللہ تعالیٰ نے ان دس راتوں کی قسم کھائی جس سے ان ایام کی عظمت کا اندازہ
ہوتا ہے ان دس دنوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
ہے کہ "اللہ تعالیٰ کو ان دنوں کے عمل صالح، تمام دنوں سے زیادہ پسند
ہیں کسی نے پوچھا کیا جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ، فرمایا: ہاں۔
ارشاد الہی ہے کہ "وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ" ان معلوم دنوں
میں اللہ کے نام کا ذکر کرو۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عظیم دن
اور سب سے پسندیدہ عمل، ان دنوں کا ہے۔ لہذا ان دنوں میں، اللہ کا ذکر
کثرت سے کیا جائے۔ اور اچھے عمل کئے جائیں۔

کچھ علماء نے فرمایا ہے کہ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اس نے حاجیوں کو
خانہ کعبہ دیکھنے کا اور دیگر اعمال کا ثواب ان دنوں میں دیا ہے تو غیر
حجاج کو بھی محروم نہیں رکھا ان کے لئے یہ ایام بڑے بابرکت بنائے ہیں۔
روایت ہے کہ علامہ ابن تیمیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ رمضان کے اخیر
عشرہ کی زیادہ اہمیت ہے یا ذی الحجہ کے دس دنوں کی۔ فرمایا رمضان

کی راتیں زیادہ افضل ہیں اور ذی الحجہ کے دن افضل ہیں بالخصوص رمضان کی شب قدر اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ یعنی عرفہ کا دن۔ ذکر میں کثرت سے نمازیں، صدقہ خیرات، نیک عمل، تلاوت قرآن، روزے، تکبیر، تہلیل، تحمید اور تسبیح سب شامل ہے۔ تلاوت قرآن: ان دس دنوں میں کثرت سے تلاوت کلام پاک کیا جائے جس کے ایک حرف پر دس نیکیاں ہیں۔

کثرت صلاۃ: نمازوں کی بھی کثرت ہو، فرمایا گیا "عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً" اللہ کے لئے سجدے زیادہ کرو جتنا اللہ کے آگے سر جھکاؤ گے اتنا ہی تمہارا سر بلند ہوگا۔

تکبیریں: تکبیروں کے لئے تو یہ بہت ہی خاص ایام ہیں۔ امام بخاری نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بازاروں میں بھی زور زور سے تکبیر کہتے تھے جس سے اللہ کی وحدانیت کا ایک عجیب سا ماحول اور سماں بن جاتا۔ تصور کی آنکھ سے دیکھیے کہ گھر میں، بازاروں میں، مسجدوں میں، گاڑیوں میں، بسوں میں، میدانوں میں ہر جگہ مرد زور زور سے اور عورتیں آہستہ آہستہ سے تکبیریں کر رہے ہوں تو وہ ماحول اور معاشرہ کتنا پاکیزہ بن جاتا ہوگا۔

تکبیر کی دو قسمیں بتائی گئی ہیں ”مطلق“ اور ”مقید“
 مطلق کا مطلب ہے کہ پہلی ذی الحجہ سے ایام تشریق کے آخر تک یعنی
 ۱۳ ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک۔
 ”مقید“ کا مطلب ہے کہ عرفہ کے دن فجر کی نماز سے ہر نماز کے بعد ایام
 تشریق تک۔

تکبیر اس طرح پڑھی جاسکتی ہے

- ۱۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا
- ۲۔ اَللّٰهُ مُكْبَرٌ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ
- ۳۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ،
 وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

کاش ہم لوگ اس سنت کو ہر جگہ زندہ کر سکیں خاص کر ان ممالک میں یا
 ان جگہوں پر جہاں ہر وقت گائے اور خرافات سننے کو ملتی ہیں۔

عرفات کا دن: ان دس دنوں کا بہت اہم دن عرفہ کا دن ہے۔ اس میں
 حاجی اور غیر حاجی کی مشترک عبادت ہے۔ نویں ذی الحجہ کو جس دن
 عرفات میں جا کر حاجی حضرات حج کا ایک اہم ترین رکن ادا کرتے ہیں اور
 دعائیں مانگتے ہیں۔ اسی دن غیر حاجیوں کے لئے بھی بزبان نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم ایک اہم خوشخبری ہے۔

"مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَنَتَيْنِ سَنَةَ أَمَامِهِ وَ سَنَةَ خَلْفِهِ"

جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اس کے دو سال کے گناہ معاف ایک لگے سال کے اور ایک پچھلے سال کے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "غُفِرَ لَهُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ" یعنی جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اس کے لگاتار دو سال کے گناہ معاف درحقیقت یہ بہت اہم دن ہے دنوں میں سب سے زیادہ اس دن کی فضیلت ہے۔ یہ دن آگ سے آزادی کا دن ہے۔

ارشاد نبوی ہے 'سب سے زیادہ آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے والا دن عرفہ کا دن ہے۔ ارشاد نبوی ہے 'عرفہ کا دن دعاء کا دن ہے۔ (حاجی اور غیر حاجی سب کے لئے)۔

عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے بندے کس حالت میں حاضر ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ عرفہ کے دن سب سے زیادہ حقیر ذلیل غصہ والا شیطان ہوتا ہے کیونکہ بندہ، اللہ کی خاطر روزہ رکھتا ہے اور سب کچھ اس کی خاطر قربان کرتا ہے۔

فرض روزوں کے بعد سب سے اہم ترین روزہ اسی دن کا ہے۔۔ پھر عاشورہ کا ہے۔ درحقیقت یہ دن غیر حاجیوں کے لئے بھی مبارک دن ہے روزہ رکھ کر وہ غیر حاجیوں کی برکات میں اور دعاء میں شامل ہوتے ہیں۔

ہم لوگ اپنی جانب سے بہت دُن یعنی ”خود ساختہ ایام“ بنا کر بہت سی عبادتوں کی ”رسمیں“ ادا کرتے ہیں۔

کاش! یہ اس دن کو جو ایک اہم اور فضیلت والا دن ہے (اس کی) قدر کریں اس میں روزہ رکھیں اور اس سنت کا احیاء کریں۔ اس دن کے روزہ افطار سے ہمارے تہوار کا آغاز ہوتا ہے۔

یوم النحر:

دسواں دن: اس دن کو ”اُردو“ میں بقر عید بھی کہتے ہیں ”عربی“ میں عیدُ الضَّحٰی یا عیدُ الْأَضْحٰی کہا جاتا ہے۔ یہ دن مسلمانوں کے تہوار کا دن ہے۔ ایسی مسرت شادمانی کا دن ہے جس میں عبادت کا رنگ ملا ہوا ہے ”ذَالِکَ وَمَنْ یُعْظِمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ“ یہ مسلمانوں کا ایک عظیم شعار ہے۔ اس دن صبح فجر کے بعد تکبیر پڑھتے ہوئے جسمانی اور قلبی صفائی کرتے ہوئے غسل کر کے اچھے کپڑے پہن کر اپنے اہل و عیال کے ساتھ عید گاہ جانا۔ وہاں دو گنا نہ نماز باجماعت پڑھنا۔ خطبہ پوری توجہ سے سننا۔ جس راستہ سے عید گاہ آئے ہیں اسکو بدل کر دوسرا اختیار کرنا راستہ میں تکبیرات زور زور سے پڑھنا پھر ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا معانقہ کرنا مبارکباد دینا اور قبرستان جانا۔ امت مسلمہ کی شان کو دوبالا کرتا ہے۔ پھر آ کر قربانی کر کے اس میں سے کچھ کھانا اور دوستوں کو کھلانا اعزاء و اقربا سے ملنا خوش گفتاری خوش ذوقی اور خوش سلیقگی کا ثبوت دینا جس سے

معلوم ہو کہ "اسلام ایک فطری مذہب" ہے اس نے فطرت کے کسی عمل پر پابندی نہیں لگائی ہے۔ مگر جہاں سے کسی کا، یا اپنا نقصان ہو، یا معاشرہ میں برائی آجائے، یا انسانی حدود پہلانگ کر حیوانی حدود میں انسان داخل ہو جائے۔ ایسے تمام اعمال کی ہمیشہ کی طرح پابندی برقرار رہے گی۔ اسی لئے امت مسلمہ کی ثقافت میں قباحت کا کوئی پہلو شامل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایک مذہب امت کی شان چھلکتی ہے۔

قربانی

اس دن کو "یوم نحر" بھی کہا جاتا ہے یعنی قربانی کا دن۔ جو کہ اس عید کی ایک اہم خصوصیت ہے یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ خالق کائنات کے حکم اور اسکی محبت پر سب کچھ قربان کیا جاسکتا ہے حتیٰ کہ جان سے پیاری اولاد بھی قربان کی جاسکتی ہے۔ آج سے پانچ ہزار سال پہلے ایک بوڑھا باپ، حکم الہی کے ایک اشارے پر کس طرح اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ کیا ہم اسلام کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر سکتے ہیں؟ اس یادگار کو اس طرح منانے کا حکم ہے کہ فرمایا گیا "اعظم ایام عید عند اللہ یوم النحر" اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا دن بہت عظیم دن ہے اور فرمایا گیا "مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِرَاقَةِ الدَّمِ" اس دن اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ عمل اپنی راہ میں قطرہ خون کی قربانی لگتی ہے۔ قربانی کا پہلا قطرہ بہانے پر گناہ

معاف ہو جاتے ہیں۔ اور وہ قطرہ زمیں پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو جاتا ہے۔ قربانی اتنا پسندیدہ عمل ہے کہ حاجی اور غیر حاجی دونوں کے لئے ایک مشترک عبادت بن گئی۔ سب کو اس کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا گیا "فصل لربک والنحر" نماز پڑھو اور اپنے رب کے لئے قربانی کرو۔ "وَالْبَدَنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ"

ایک روایت میں ہے جو سیدنا زید بن ارقم سے مروی ہے صحابہ کرام نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ قربانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا تمہارے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ ایک صحابی نے دریافت کیا اس میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے۔ فرمایا قربانی کے جانور کے ایک بال کے عوض ایک نیکی۔ (مشکاۃ مصابیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی فرمائی کسی سال آپ نے ترک نہیں کی۔

جو شخص استطاعت کے بعد قربانی ترک کر دے۔ اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وعید ہے۔ "جو قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔" چنانچہ ان روایات کی بناء پر علماء، ہر صاحب استطاعت پر قربانی کے وجوب کے قائل ہیں۔

قربانی ہر عاقل بالغ مسلمان پر ہے جو صاحب نصاب ہو۔ یعنی جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی، یا اسکے مقدار کی قیمت روپیوں کی شکل میں، یا مال تجارت کی صورت میں ہو، یا گھریلو زائد سامان کی شکل میں ہو۔ قربانی کے وجوب کے لئے پورے سال کا نصاب مکمل ہونا بھی ضروری نہیں جیسا کہ زکوٰۃ میں ہے۔ قربانی صرف اپنی طرف سے واجب ہے بیوی بچوں یا والدین کی طرف سے واجب نہیں اگر کوئی ان کی طرف سے قربانی کرے تو نفل قربانی ہوگی اور یہ عمل باعث ثواب ہوگا۔ اسی طرح مرحومین کی طرف سے بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

یہاں کے مقیم تارکین وطن، اپنے وطن میں بھی اپنی طرف سے قربانی دلواسکتے ہیں۔ مگر بہتر یہی ہے کہ یہیں اپنے ہاتھ سے قربانی کی جائے۔ قرض لے کر قربانی کرنے سے بھی قربانی ہو جاتی ہے مگر وہ قرض واپس کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ بیوی صاحب نصاب ہو تو زکوٰۃ کی طرح اپنے زیور کا کچھ حصہ فروخت کر کے قربانی کر سکتی ہے۔ مشترک گھرانہ میں جو مرد یا عورت صاحب نصاب ہو وہ سب کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے۔ قربانی اللہ کی راہ میں عزیز ترین چیز قربان کرنے کی ایک پریکٹس ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔

قربانی کا جانور: بکرا بکری کم از کم چھ ماہ کے دودانت والے ہوں۔ گائے بھینس کم از کم دو سال کے ہوں۔ بھیڑ مینڈھا ایک سال کا ہو۔

بکرا بکری بھیڑ ایک شخص کے لئے کافی ہے جب کہ اونٹ گائے بھییس میں سات حصے ہو سکتے ہیں۔ لنگڑا لولا دم کٹا کان کٹا بھینگا ایسا مریل جس کے دماغ نہ ہو یا جس کے جڑ سے دانت نہ ہوں یا سینک نہ ہوں یا اتنا بوڑھا ہو کہ دانت جھڑ گئے ہوں یا خارش زدہ ہو یا اسی طرح کا کوئی عیب ہو۔ مذکورہ بالا عیب شدہ جانور قابل قبول نہ ہوگا بلکہ فریبہ تندرست جانور کی قربانی پسندیدہ ہے۔

قربانی کا طریقہ: قبلہ رخ جانور کو لٹا کر یہ دعا پڑھ
 " اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ " اور " اَللّٰهُمَّ هَذَا مِنْیْ لَکَ " میری طرف سے یا عَنْ
 یعنی جس کی طرف سے ہو اس کا نام لے کر پھر " بِسْمِ اللّٰهِ - اللّٰهُ اَکْبَرُ " کہہ کر بہتر یہی ہے کہ خود جانور کے گلے پر اس طرح چھری پھیرے کہ صرف شہ رگ کٹ جائیں پوری گردن الگ نہ ہو۔

قربانی کا گوشت: اس کے تین حصہ کئے جائیں ایک حصہ اپنے لئے ایک حصہ غرباء میں تقسیم کیا جائے ایک حصہ اقرباء و احباب کے لئے ہو۔ اسکو کچا بھی دے سکتے ہیں اور پکا کر بھی دیا جاسکتا ہے۔ اجتماعی طور پر قربانی کا گوشت کھا پی سکتے ہیں۔ اسکی کھال صدقہ کرنا چاہیئے بیچنا نہیں چاہیئے۔

ذبح کا وقت: عید کی نماز کے بعد سے ۱۲ ذی الحجہ کی شام تک کچھ

علماء نے ایام تشریق یعنی ۱۲ ذی الحجہ کی عصر تک فرمایا ہے۔ مگر
افضلیت پہلے دن کی ہے پھر دوسرے پھر تیسرے دن کی ہے۔ قربانی کرنے
والا اپنے بال ناخن وغیرہ نہ کاٹے یہ حاجیوں سے مشابہت کا اعزاز ہے۔ اور
اسلام کی راہ میں سب کچھ لٹانے کا جذبہ رکھے یہ پیغام عام کرے۔

ایام تشریق: یہ وہ تین دن ہیں جن کے بارے میں فرمان نبوی ہے کہ ”
تشریق کے دن کھانے پینے کے اور اللہ کے ذکر کرنے کے دن ہیں۔“ مسند
احمد کی روایت ہے کہ ”جس شخص نے ایام تشریق میں روزے رکھے وہ
افطار کر لے کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔“ سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے ”وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ“ اللہ کا ذکر کرو
”مَعْدُود“ دنوں میں۔ معدودات کی تفسیر میں عید کے بعد کے دو دن یا
تین دن شمار کئے جاتے ہیں جن کو ایام ”تشریق“ کہا جاتا ہے۔ حاجیوں
کے لئے ۱۲ ذی الحجہ یا ۱۳ ذی الحجہ تک اور غیر حاجیوں کے لئے ۱۳
ذی الحجہ کی عصر تک۔

وجہ تسمیہ: پرانے زمانے میں لوگ قربانی کر کے گوشت کو مشرق کی
طرف رکھ کر سورج میں سکھاتے تھے اس وقت سے ان دنوں کو تشریق کہا
جاتا ہے۔

ایام تشریق میں عمل: شریعت اسلامیہ نے ہر تہوار بلکہ ہر دن کو بڑا

منظم کر دیا ہے یہ دن پہلے زمانہ میں کھائے پینے اور جشن منانے اور اپنے
آباء و اجداد کا ذکر کرنے میں گزارے جاتے تھے۔ اس عمل کو برقرار رکھتے
ہوئے یہ تبدیلی کی گئی کہ جشن اس طرح مناؤ کہ اس میں خالق کائنات کا
ذکر کرتے رہو اور اس کا شکر کرتے رہو۔

حاجیوں کے لئے یہ دن حج کا ایک جز یا 'منسک' بنا دیا تاکہ وہ درود و اذکار
کریں ادائیگی حج کا شکر کریں۔ غیر حاجیوں نے روزہ رکھا اور قربانی کی نماز
عید ادا کی وہ بھی اس کا شکر کرتے ہیں اور جشن اس طرح مناتے ہیں جیسا
کہ ایک مہذب قوم مناتی ہے۔ یعنی تحمید تہلیل کر کے۔ خدا کی حمد و
ثناء کر کے اس کی بڑائی بیان کر کے۔ ایک 'تکبیر مطلق' بندہ پہلے سے کر ہی رہا
ہے ساتھ میں عرفہ کے دن ۹ ذی الحجہ فجر کے وقت سے 'تکبیر مقید' بھی
شروع کرتا ہے ہر نماز کے بعد مخصوص انداز سے اور مخصوص الفاظ
میں وہ خدا کی بڑائی بیان کرے گا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے عورتیں بھی ایام تشریق میں مردوں کے ساتھ تکبیریں پڑھا کرتی
تھیں۔ مگر آہستہ آہستہ پڑھتی تھیں۔ ان تسیحات کے علاوہ مختلف
تسیحات سے ذکر کرنا چاہیئے۔

عبداللہ ابن قرط سے مروی ہے کہ فرمان نبی ہے اللہ کے نزدیک بہت
عظیم دن قربانی کا ہے۔ پھر 'قر' یعنی ایام تشریق کا۔

تسیحات میں تسیح فاطمی یعنی ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللہ ۳۳ مرتبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ ایک مرتبہ

یا یہ چار کلمات والی تسبیح

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ

آنحضرت نے یہ کلمات حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو سکھائے اور یہ بھی بتایا کہ یہ کلمات فجر سے چاشت کے وقت تک کی عبادت پر بھاری ہیں۔ یا زبان پر یہ کلمات رہنے چاہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ان کلمات کے بارے میں ارشاد نبوی ہے کہ یہ کلمات رحمن کو بڑے محبوب ہیں۔ زبان پر ہلکے پھلکے ہیں وزن میں بہت بھاری ہیں۔

ایام تشریق: توازن اور اعتدال کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ کہ اس میں جشن دینوی بھی ہے مشن اخروی بھی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ جشن منانے کے بہانہ یا ثقافتی پروگرام کے نام پر انسانیت کی وہ گھناؤنی تصویر سامنے آئے، جو شیطان کے بھی تصور میں نہ ہو۔ یا دین اور ذکر کے نام پر عبادت کی وہ خود ساختہ رسمیں ہوں جس میں ترک دنیا "جوگ ازم" رهبانیت کی لذت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ اس میں دین دنیا کے امتزاج اور سنگم کی ایک خوبصورت تصویر سامنے آتی ہے اسی کا نام "اسلام" ہے۔

حج

حج کے معنی ارادہ کرنا ہے۔

اصطلاحاً : مخصوص افعال کے ساتھ خانہ کعبہ کا تعظیم کی نیت سے ارادہ کرنا۔ حج مبرور، اللہ رسول پر ایمان کے بعد افضل ترین عمل ہے۔ ارشاد ہے کہ حج عورتوں اور کمزوروں کا جہاد ہے۔

حج ایک سالانہ "اسلامی عالمی کانفرنس" ہے جس میں ایکتا اور امن کے سبق کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے۔

حج و عمرہ کا مختصر طریقہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی روشنی میں اس طرح ہے۔
مقیات 'حرم کا بوڈز' پر پہنچ کر احرام باندھنا (نیت کے ساتھ) یہ اہم رکن ہے ممکن ہو تو غسل کیا جائے ورنہ وضو کر کے مسواک کر کے ناخن کتروا کر بال ترشوا کر گویا صفائی جسمانی کر کے اپنے تمام سِلے ہوئے کپڑے اتار کر دو چادریں اس انداز سے پہنے کہ دونوں کندھے اور پیٹھ چھپ جائے۔ احرام باندھنے کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھیے اور دعا کیجئے۔ احرام کی نیت کا دارمدا اس کی قسموں پر ہے۔ افراد۔ تمتع یا قرآن افراد: کا مطلب ہے کہ صرف حج کرنا عمرہ نہ کرنا۔ اس میں اگر قربانی نہ

کی جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ عام طور پر میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے تاکہ دوسروں کو موقع ملے۔

"اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي نَوَيْتُ الْحَجَّ وَأَحْرَسْتُ بِهَا مُخْلِصًا لِلَّهِ تَعَالَى "

اے اللہ میں حج کا ارادہ کر رہا ہوں میرے لئے اس کو آسان فرما اور قبول فرمانا میں نے جو حج کی نیت کی ہے اور احرام باندھا ہے خالص اللہ کے لئے ہے۔

قرآن: کا مطلب ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کرنا اور عمرہ کر کے احرام بھی نہ کھولنا حج کے بعد ایک بار بھی احرام کھولنا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ کچھ کے نزدیک اس میں قربانی کا جانور یا کوہن ساتھ میں لانا ضروری ہے۔

"اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي نَوَيْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَأَحْرَسْتُ بِهِمَا مُخْلِصًا لِلَّهِ تَعَالَى "

اے اللہ میں حج اور عمرہ کا ارادہ کر رہا ہوں میرے لئے اس کو آسان فرما اور قبول فرمانا میں نے جو حج اور عمرہ کی نیت کی ہے اور احرام باندھا ہے خالص اللہ کے لئے ہے۔

تمتع: کا مطلب ہے کہ عمرہ پہلے کرے احرام کھول کر ^۸ ذی الحج کو پھر حج کے لئے احرام باندھے۔

"اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي تَوَيْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
وَأَحْرَمْتُ بِهَا مُخْلِصًا لِلَّهِ تَعَالَى "

اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کر رہا ہوں میرے لئے اس کو آسان فرما نا اور
قبول فرما نا میں نے جو عمرہ کی نیت کی ہے اور احرام باندھا ہے خالص
اللہ کے لئے ہے۔

تینوں صورتوں میں احرام باندھنے کے بعد اس طرح بآواز بلند لیک کہے
لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيكَ لَكَ۔

تیرے سامنے حاضری ہے اے اللہ تیرے سامنے حاضری ہے تجھ ہستی
کے سامنے حاضری ہے جس کا کوئی شریک نہیں، حاضری ہے، بے شک
تمام تعریفیں اور نعمتیں آپ کے لئے اور تمام سلطنتیں آپ کے لئے ہیں
جبکہ آپ کا کوئی شریک نہیں۔

جب شہر مکہ پر نظر پڑے تو یہ دعاء پڑھے۔ "اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي بِهَا قَرَارًا
وَارْزُقْنِي فِيهَا رِزْقًا حَلَالًا" اے اللہ ہمیں اس میں قرار دے اور رزق حلال
دے

اور جب کعبہ پر نظر پڑے تو تین بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ و اللَّهُ أَكْبَرُ اور دعاء
مانگیئے کہ ہماری ہر دعا قبول ہو۔ طواف حجر اسود سے یہ کہہ کر شروع
کیجئے بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ

اللہ اور یہ دعاء پڑھیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَصَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ
وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

طواف کرنے سے پہلے چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالنے کہ داہنا مونڈھا
کھلا رہے اور دونوں سرے بائیں کاندھے پر ڈال لیجئے اس عمل کو اضطباع
کہتے ہیں۔ پھر کعبہ کی طرف چہرہ کر کے حجر اسود کے سامنے آپکا سینہ ہو
آپ نیت کر کے یہ کہتے ہوئے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ
فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔ حجر اسود کو بوسہ دیجئے یہ ممکن نہ ہو تو صرف
ہاتھ کا یا چھڑی وغیرہ کا اشارہ کر لیں۔ اور بوسہ کا بھی اشارہ کریں۔ پھر خانہ
کعبہ کو بائیں پہلو کی جانب کر کے ایک چکر لگائیں۔ چکر میں جو چاہیں اور
جس زبان میں چاہیں دعا کریں درمیاں میں رکن یمانی آئے گا اس کو اگر
ہاتھ سے چھولیں تو ٹھیک ہے بوسہ نہ لیں۔ یہاں یہ دعاء پڑھنی ہے رَبَّنَا
آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ۔ پہلے تین راؤنڈ میں ذرا جھپٹ کر
چلیں اسے رمل کہتے ہیں۔ ملتزم مشرق دیوار کا حصہ پر چمٹ کر دعا
کریں سات چکر کے بعد مقام ابراہیم یا اسکے قریب دو رکعت نماز پڑھیں۔
پھر زمزم پئیں اور بدن پر ڈالیں۔

سعی: صفا پہاڑ کی طرف آئیں اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے دعاء پڑھیں۔
"اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ" اور مروہ کی طرف چلیں جہاں سبز

لائٹ ہے اس پر دوڑ کر سعی کریں ان سب اعمال کا ایک پس منظر ہے جس کو طوالت کی وجہ سے نہیں لکھا گیا۔ اسی طرح سات چکر پورے کئے جائیں۔ واضح رہے صفا سے مروۃ تک ایک چکر مانا جاتا ہے۔

یہ طواف اور سعی جو آپ نے کی ہے تمتع کرنے والے کے عمرہ کی سعی ہے۔ جبکہ مفرد اور قارن حج کی سعی سے فارغ ہو گئے۔ مگر طواف افاضہ حج کا اہم رکن ابھی سب کے لئے باقی ہے۔

حلق یا تقصیر: بال کتروالین یا مونڈوالین مگر تمتع کرنے والے یا عمرہ کرنے والے ایسا کریں۔ "قارن کا قربانی کے بعد حلق کرنا بہتر ہے۔ بلکہ تمتع کرنے والے بھی چوتھائی بال سر کے ہر جگہ سے کتروالین تو بہتر ہے قربانی کے بعد حلق (مونڈوالین) کروالین۔

منی کو روانگی: اگر ۸ ذی الحجہ نہیں آئی تو انتظار کریں ورنہ ۸ ذی الحجہ کو جس نے احرام نہیں باندھا وہ بھی احرام باندھ کر ہو سکے تو نفلی طواف کر کے اور سعی کر کے منی کی طرف چل پڑیں۔ یہ سعی کچھ حضرات کے نزدیک طواف افاضہ میں شمار ہوگی مگر طواف افاضہ میں سعی کرنا افضل ہے۔ منی پہنچ کر دعا کریں اور یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں۔ "اَللّٰهُمَّ اٰهْدِیْ

بَنِيَّ قَا مَنَّ عَلٰی بِمَا مَنَنْتَ رَبِّہٗ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ" اے اللہ منی پہنچایا تو نے تو ہم پر ایسا ہی احسان کر جیسا کہ اپنے خاص بندوں پر کیا۔

یہاں ظہر کی نماز سے نویں تاریخ کی فجر تک نمازیں پڑھیں اور درود و اذکار کریں۔

عرفات: یہ حج کا اہم رکن ہے۔ دوپہر سے پہلے وہاں پہنچنے کی کوشش کیجئے اور ظہر و عصر ایک ساتھ جماعت کے ساتھ مسجد نمرہ یا اس کے قریب پڑھیں۔ اور دعائیں کیجئے جبل رحمت جانا کوئی ضروری نہیں مگر دعائیں کرنا ضروری ہے۔ مغرب سے پہلے ہر گز یہاں سے نہ نکلیں۔

مسجد نمرہ کے جنوب کی طرف 'بطن عرنہ' ہے۔ وہاں نہ جائیں بلکہ موقف کی طرف جا کر دعائیں کریں

مزدلفہ: غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کی طرف چلیں۔ راستہ میں مغرب کی نماز نہ پڑھیئے۔ کیونکہ آج حاجیوں کے لئے مغرب کی نماز کا وقت مزدلفہ پہنچنے پر ہوگا۔ اسی کا نام ہے 'امر تعبدي' یعنی جیسا اور جب اللہ حکم دے ہمیں وہی کرنا ہے۔ یہاں 'وادی محسر' میں نہ ٹھہرا جائے۔

۱۰ ذی الحجہ کو نماز فجر اول وقت ادا کر کے پھر مٹی چل دیں۔ 'وادی محسر' پہنچے پر دعا پڑھیں۔ اللّٰهُمَّ لَا تَقْبَلْنا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ۔ اللہ اپنے غصہ سے نہ مار اپنے عذاب سے نہ مار بلکہ ہمیں عافیت میں رکھ۔

رمی جمرہ: مٹی میں داخلہ کے بعد تین ستون ہیں جو ایک طرح کی شیطانی نشانیاں ہیں کہ اس جگہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل و ابرہیم علیہ

والسلام کو شیطان نے بہکانے کی کوشش کی تھی۔ بطور یاد اس جگہ ہمیں کنکریاں مارنی ہیں۔ اس طرح کہ منیٰ دائیں ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ پر ہو اور جمرہ سامنے۔ یہ دعا پڑھتے ہوئے کنکریاں مارنے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَجَمًا لِلشَّيْطَانِ رِضًا لِلرَّحْمَنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا سَعْيًا مَشْكُورًا وَ ذَنْبًا مَغْفُورًا۔ اللہ کے نام سے شیطان کو مارتے ہوئے اور رحمان کو راضی کرتے ہوئے اے اللہ ہمارا حج مقبول بنا

پہلے دن ساتھ کنکریاں زوال سے پہلے مار کر واپس آئے۔ کیونکہ ابھی قربانی کرنی ہے یہ حج کا شکرانہ ہے۔ "قَارِنٌ" اور "مُتَمَتِعٌ" پر واجب ہے اور مفرد کے لئے مستحب ہے۔ قربانی کے جانور کی وہی شرائط ہیں جو عید کی قربانی کے لئے ہیں۔

حلق: اس کے بعد مرد بال منڈوا دیں یا کتروالیں۔ عورتیں صرف انگلی کے پورے کے برابر بال کتیں۔ اب ہر چیز جائز ہے خوشبو لگانا ناخن کاٹنا خط بنوانا وغیرہ۔

طواف زیارت: افضل یہ ہے کہ آج ہی مکہ جا کر پھر طواف کریں ورنہ دوسرے تیسرے دن بھی کر سکتے ہیں۔ یہ حج کا رکن ہے اگر چھوٹ گیا تو حج نہیں ہوگا۔ عورتیں اگر ناپاک ہیں تو پاکیزہ ہونے کا انتظار کریں۔ پھر ضروری ہے کہ رات منیٰ میں گراہیں بہتر ہے کہ مغرب سے پہلے منیٰ واپس آجائیں۔

رمی جمرات: ۱۱ ذی الحجہ کو ظہر کے بعد تینوں جمرات پر کنکریاں ماریں پہلے جمرہ اولیٰ پھر وسطیٰ پھر عقبہ پر ماریں۔ آخری جمرہ کے علاوہ سب پر رک کر دعا کیجیئے۔ واضح رہے کہ یہ ایک عبادت ہے نہ کہ ہنگامہ کی جگہ جیسا کہ آجکل ہوتا ہے۔ بلکہ نہایت سنجیدگی سے اس عمل کو کیجئے۔ اور عبادت سمجھ کر گیارہ بارہ تاریخ کو ایسا ہی کیجئے۔ اگر واپس آنا ہے تو مغرب سے پہلے مٹی سے روانہ ہو جایئے۔ ورنہ دوسرے دن بھی رکینے۔ اور پھر مکہ میں سب سے آخری کام طواف وداع ہے سب کے لئے دعا کیجئے جس میں ہم بھی شامل ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	احرام	تلبیہ ۴۰۰۰ دو چادر میں پہنا
صفائی قلبی و جسمانی ۴۰۰۰ نیت	طوافِ قدوم	رمل تین چکر ۴۰۰۰ رکن یحییٰ دعا ۴۰۰۰ زمزم پینا
تمام ابراہیم ۴۰۰۰ (استلام) ۴۰۰۰ سات چکر	سجی	سبز روشنی پر لیگنا ۴۰۰۰ حلق یا قصر
مفسا سے آغاز ۴۰۰۰ مروہ پر آٹھ ابرو دعا	حج و عمرہ کا پندرہ نکاتی پروگرام	
دو رکعت پڑھنا ۴۰۰۰ دو چادر میں پہنا ۴۰۰۰ تلبیہ	احرام	نیت ۴۰۰۰ صفائی جسمانی و قلبی ۴۰۰۰ غسل یا وضو
ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر پڑھنا	قیام منیٰ	رات کا قیام
ممنوع قیام بطن عزہ ۴۰۰۰ ظہر عصر ملا کر پڑھنا	وقوف عرفات	مغرب تک قیام کرنا ۴۰۰۰ دعا جیل حج قرب
مغرب عشاء و صلا کر پڑھنا	قیام	فجر پڑھ کر روانگی
زوال سے پہلے	شب مزدلفہ	تلبیہ ختم
نیابت بھی کر سکتا ہے	رمی جمرہ عقبہ	قربانی سے کچھ کھانا
دائیں جانب سے شروع کرنا	قربانی	حلق افضل ہے
تمام ابراہیم پر دعا ۴۰۰۰ سات چکر	حلق یا قصر	استلام ۴۰۰۰ رکن یحییٰ پر دعا
مفسا سے شروع مروہ پر ختم	طوافِ افاضہ	سبز روشنی پر لیگنا
زوال کے بعد تینوں بھرات پر	سجی	اکیس گنگریاں مارنا
رعائیں مانگنا	خواب سے پہلے منیٰ	فدرا شہر سے باہر جانا
مرتب و سیم فاسمی، دعوہ ابراہیم خطاط	نیرا واپسی اور	تمام مسلمانوں کو دعاؤں میں یاد رکھو
	شب کا قیام	
	رمی جمرات	
	طوافِ وداع	

دوران حج	لوازمات حج			
	ممنوعات حج	واجبات حج	فرائض حج	
قبولیت دعاء کے مقامات				
پہلی نظر کعبہ مقدسہ کو دیکھ کر	خوشبو لگانا	طواف قدم کرنا	احرام باندھنا	
مقام ابرہہ پر	بال یا ناخن کاٹنا	سعی کرنا	عرفات میں قیام	
عرفات کے میدان میں چل	سلے ہوئے کپڑے پہننا	مزدلفہ میں قیام کرنا	طواف زیارت کرنا	
رحمت کے پاس				
میدان مزدلفہ میں مسجد	سراور چہرے کو پوشیدہ کرنا	مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز		
مشعر الحرام کے پاس		ساتھ پرھنا	سعی کرنا	
قیام سعی کے دوران	شہوات خیالی و فعلی میں ملوث ہونا	رہی کرنا		
جمرات کے پاس	پہنودہ گوشتی	قرآنی دینا		
رکن یشافی اور حجر اسود کے درمیان	چوڑے باندھنا	قرآنی کے بعد بال مندوانا یا کٹروانا		
حجر اسود کے پاس۔ آب زمزم کے پاس	دنیوی آسائش	طواف وداع کرنا		
ملترم سے چھٹ کر۔ سعی کے دوران	شکار کرنا یا کسی جاندار کو مارنا			
میزاب رحمت کے نیچے	کاروباری تذکرے			
کعبہ مقدسہ کے اندر	غیبت جھوٹ گالی گلوچ فحش			

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ“ (بخاری)
(تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے)

تجوید القرآن

(ترجمہ: بغیہ عباد الرحمن لتحقيق التجويد القرآن)
مؤلف: شیخ محمد بن شحاذہ الغول (ڈائریکٹر دورۃ تجوید منطقہ الشرقیہ سعودی عرب)
اردو ترجمہ: شیخ وسیم اختر بلال قاسمی

تجوید کی تعلیم فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ اس طرح کے سوالوں کے جوابات
اور تجوید کے تمام احکام کا اس کتاب میں احاطہ کیا گیا ہے۔
جو دمام سعودی عرب سے شائع ہو چکی ہے۔

جو حضرات اس کتاب سے مستفید ہونا چاہتے ہیں وہ ان فون نمبروں پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

05-2118680, 052086079, 8465925